بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۹ - نومبر ۱۹۰۵ء - ۱ - قُل میعادُ ربّکَ
ترجمہ - تیرے رب کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔
۲ - بہت دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔
۳ - اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔
۴ - قَرُبَ اجلکَ المقدّر - ولا نُبقی لکَ من المُخزیات ذکراً
ترجمہ - قریب ہے تیری اجل مقدر اور تیرے ذلیل کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھیں گے۔

چند روز کا رؤیا ہے۔ کہ ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے۔ پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے۔ لیکن بہت مصفّٰی اور مقطّر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام تھا "آبِ زندگانی"۔ یہ خواب بدر میں پہلے شائع ہو چکا ہے۔

۲ - دسمبر ۱۹۰۵ء - رؤیا دیکھا۔ کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے۔ مگر آخری فقرہ جو یاد رہا۔ یہ تھا۔

ان کنتم مسلمین

ترجمہ - اگر تم مسلمان ہو۔ اس کے بعد بیداری ہوئی یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین

ترجمہ - اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اگر تم مسلمان ہو۔ فرمایا کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف ہے دونو فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ چونکہ آج کل روپیہ کی ضرورت ہے۔ لنگر میں بھی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے۔ اس واسطے جماعت کو چاہیئے کہ اس حکم پر توجہ کریں فرمایا۔ مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے۔ کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے۔ اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کے واسطے انڈا دیتی ہے

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے۔ اور سردی زدہ ہے اس کے واسطے ہم کیا کریں سوچ کر انہیں یہ صلاح قرار پائی۔ کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اسکو جلا کر آگ تاپے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے۔ اس کے واسطے کیا دعوت طیار کی جائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا۔ تاکہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے۔

اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔ سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے۔ تو اس مرغی کی آواز کو سنیں مگر سب برابر نہیں۔ کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔

۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء - قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا
قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا
۷ - دسمبر ۱۹۰۵ء - یہی الہامات پھر ہوئے اور ساتھ یہ الفاظ زائد تھے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

حضرت مخدوم الملّۃ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی ایک نظم

لامع ہوا ہے مہرِ درخشانِ احمدی
ملتی ہے مفت نعمت الوانِ احمدی

ہندوستان کا بخت سیاہ کیوں نہو سفید
ساطع ہوا ہے مہرِ درخشانِ احمدی

ہاں قوت وحی و قلب کی ہے جسکو آرزو
اک دم ہو میہمانِ سرِ خوانِ احمدی

اے دوستو بہت ہوا باطل سن چکے
میری سنو کہ پڑھتا ہوں قرآنِ احمدی

تثلیث کیا ہے مکڑی کی جالی ہے سست تر
توحید مستقیم ہے ایمانِ احمدی

اے خارزارِ دہر کے پژمردہ خاطرو
دوڑو کہ وا ہے بابِ گلستانِ احمدی

اے جاہلانِ معرفت علمِ حق ادہر
آؤ کہ اب کھلا ہے دبستانِ احمدی

ابلاغ حکمِ خالقِ افلاک کے واسطے
آیا ہے کمترین غلامانِ احمدی

مشہورِ لطفِ حضرتِ سبحان ہے [illegible]
پھرتے ہیں سب جہان میں رسولانِ احمدی

موسیٰ مسیح یسعیا یحیی اور یرمیا
سارے نبی ہیں مژدہ رسانانِ احمدی

مدت ہوئی ہے سوئے ہوئے تمکو اب سنو
شیرین نوائ مرغِ سحر خوانِ احمدی

پورا ہوا کلام یسعیا کا دیکھ او
ٹیلوں پہ ہے خروشِ بلالانِ احمدی

روح کا لباس بیش بہا ہر قماش کا
بکتا ہے آؤ سستی ہے دکانِ احمدی

پاسنگ مگر اس میں نہیں دیکھو غور سے
کیا مستقیم ہے عدل کی میزانِ احمدی

خواہش ہے ان کی جوتیاں سیدھی کریں امیر
کیا ہی بڑی ہے شانِ فقیرانِ احمدی

مردود سب جہان ہیں ذلیلانِ مصطفےٰ
مقبول ہیں جہان میں عزیزانِ احمدی

اے خادمانِ مشن مبارک ہو بس تمہیں
یہ روپیہ۔ کہ ہم ہیں گدایانِ احمدی

کیا پوچھتے ہو میرے حسب کو نسب کو تم
صافی ہوں اور ہوں میں ثنا خوانِ احمدی

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔ آج کل آپ کی توجہ جماعت کے تزکیہ اور تطہیر کی طرف بہت ہے۔ بسا اوقات فرماتے ہیں۔ کہ زندگی کا اعتبار نہیں اور ہنوز ایسے کم آدمی نظر آتے ہیں جو دنیوی کدورتوں سے قطع تعلق کر کے اپنی زندگی صرف دین کے لئے وقف کریں مدرسہ کی طرف بھی آپ کی آج کل بہت توجہ ہے۔ کہ مدرسہ کو ایسے ڈھنگ پر لانا چاہیئے۔ جس سے دنیا دار دوسروں کی طرح دنیا کے خواہاں نہ بنیں۔ بلکہ دینی علوم کو سمجھنے والے متقی اور صالح لوگ پیدا ہوں۔ جو دوسروں کے واسطے ہدایت کا موجب بن جائیں۔

مکان لنگر خانہ و مہمان خانہ ہنوز زیر تعمیر ہے۔

۲ - حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور آپ کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول بڑی مسجد میں ہوتا ہے۔

گذشتہ ایام میں خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر لاہور۔ سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹی اور دیگر بعض احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ سید صاحب موصوف حسب معمول اپنی روزانہ ڈائری مشتمل بر زیارت حضرت رسول کریم و اصحابہ کبار و دیگر بزرگان دین حضرت کی خدمت میں روزانہ لکھکر بھیجدیا کرتے ہیں۔

روزانہ الحکم

اخبار الحکم روزانہ کا نمونہ کا پرچہ چھپ کر شایع ہوگیا ہے اور تقسیم ہوگیا ہے۔ اخبار چھوٹی تقطیع پر ۸ صفحہ کا ہے۔ تفسیر القرآن تازہ الہامات۔ ڈائری حضرت حکیم الامت کے ارشادات مولوی صاحب مرحوم کے ملفوظات وغیرہ وغیرہ چھپ اور مفید باتوں سے اخبار کے کالموں کو سجایا گیا ہے۔ اتنی بڑی جماعت میں ایک روزانہ اخبار کا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ اخبار فی الواقعہ ایک ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اگرچہ بظاہر نظر اس کی قیمت بہت رکھی گئی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ جس چیز کی خریداری کم ہو۔ اس کے اخراجات کا نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر خریدار کثرت سے پیدا ہو جائیں۔ تو صاحب اخبار وعدہ کرتے ہیں کہ قیمت کم کر دیں گے۔ اور جو نقول موتی روزانہ احباب کو اس کے ذریعہ سے ملیں گے۔ انکی قدر اگر بذریعہ عمل کیجائے گی۔ تو وہ کسی قیمت پر بھی مہنگے نہیں ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی خریداری کی طرف پوری توجہ کر کے اس کو چلتا بنانے کی سعی کریں

بدر کا صفحہ اول

بدر کے صفحہ اول پر جو نظم اور شرائط بیعت ہوتے ہیں ان کو [illegible] مفید ثابت ہونے پر بہت خطوط ہمارے پاس آیا کرتے ہیں گذشتہ دنوں میں بسبب کمی گنجایش کے ایک دو اخباروں میں وہ نظم نہ تھی۔ اس پر ایک خریدار کا خط آیا جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب مکرم معظم ایڈیٹر صاحب اخبار بدر زاد عنایۃ

السلام علیکم و علی من لدیکم۔ اس قصبہ قایم گنج میں کوئی شخص احمدی نہیں ہے میں اخبار بدر اور الحکم و میگزین منگاتا ہوں۔ اور لوگ بھی دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس بے عزتنام احمدی سے میں موسوم کیا جاتا ہوں۔ بعض حاسد جا بجا تذکرہ کرتے ہیں۔ ابھی ایک مجمع میں جو عوام کو علماء نے اغوا کر رکھا تھا۔ اور حضرت کے اسم مبارک سے لوگوں کی طبیعت میں ایک نفرت نقش کالحجر کر دی ہے اس صحبت میں میرے گرد خواندہ اور ناخواندہ جمع ہو گئے تب میں نے سب کو مخاطب کر کے اخبار بدر کی وہ عبارت سنائی (ما مسلمانیم از فضل خدا) کہتے ہی مجلس کا رنگ بدل گیا میں نے کہا کہ تم کو شیطان بصورت انسان آکر اغوا کرتے ہیں۔ تمام حاضرین میرے مددگار بن گئے۔ تب میں نے وہ شرائط سنائے سب نے پسند کیا۔ اور بہت لوگوں پر سختی سے متوجہ ہوئے

اب کئی آدمی منجملہ انکے میرے پاس اخبار سننے کو آتے ہیں اور چند اشخاص خواندہ مجھ سے پڑھنے کو منگواتے ہیں۔ اب افسوس ہے۔ کہ وہ شمشیر براں جناب نے داخل اخبار نہ فرما کر غدار بداندیشوں کو مطمئن فرما دیا۔ گو دلائل دیگر تحریرات میں بہت ہیں۔ الا وہ فوراً کارآمد دستی اسلحہ نہیں ہیں۔ اب کتابیں سننا عوام الناس کو غیر ممکن ہے نہ اس قدر ان لوگوں کو فرصت ہوتی ہے۔ نہ سمجھ یا ان جیبد نفع و ضرر ہم دور افتادہ بے یار و مددگار کو ہے۔ اب بقول حافظ صاحب رحمہ

کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

کا مصداق ہیں اور مطبع کو اس عبارت کے لکھنے سے کچھ نقصان نہیں ہے۔ نہ اس کے چھوڑنے کو کوئی نفع ہے لیکن ہم لوگوں کو اس عبارت بیعت اور اظہار مذہب بذریعہ ان ابیات کے اس درجہ مدد دیتا ہے۔ جو بیش بہا ہوں سے فہرست غیر ممکن ہے اور عوام کے دل کو تسخیر کرنے کے واسطے ایک جادو ہے۔ براہ امداد طریق احمدیہ اور مجھ سے مجبوران پر رحم فرما کر وہی عبارت دس شرائط بیعت اور وہی نظم ما مسلمانیم از فضل خدا صفحہ اول پر درج فرما کر مشکور خیرخواہ طریق احمدیہ کو فرما دیں۔ امید از عنایت مزید نہ ہوگا

خاکسار بندہ شیر خان از مقام موتہا ہتہ قایم گنج ضلع فرخ آباد

براہین احمدیہ

اکثر احباب کے خطوط براہین احمدیہ کے متعلق آ رہے ہیں انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو براہین احمدیہ خاکسار نے چھپوائی ہے اسمیں منجملہ اور فضایل کے یہ بات ضروری قرار پائی تھی۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر حالات بھی درج کئے جاویں اور اس کام کا بیڑا حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اپنے سر پر اٹھایا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ قضائے الٰہی نے انہیں اس کام کے پورا کرنے کی مہلت نہ دی اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا وہ بھی ہاتھ نہ آسکا۔ اس لئے براہین احمدیہ کے شایع ہونے میں غیر معمولی توقف و دفعہ ہوگیا۔ اب حضرت اقدس کے سیالکوٹی حالات کا حصہ میر حامد شاہ صاحب نے لکھنے کا وعدہ کیا ہے اور باقی خاکسار مرتب کر رہا ہے۔ ان کے مکمل ہو جانے پر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب شائقین کی خدمت میں شایع ہو کر پہنچ جاوے گی۔ والسلام

خاکسار معراج الدین عمر۔ نولکھا معراج منزل لاہور

دارالامان میں عید الفطر

(۱) ۳ نومبر ۱۹۱۰ء کو دارالامان میں عید ہوئی۔ کپورتھلہ۔ تلونڈی ضلع سیالکوٹ۔ ضلع ہوشیارپور۔ ضلع جالندھر ضلع ملتان سے بعض احباب نماز عید میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہوئے

(۲) حسب المعمول سابق حضرت حکیم الامت نے نماز عید پڑھائی اور نماز کے بعد ایک لطیف پر مضمون اور ضروریات وقت کے حسب حال خطبہ پڑھا۔ جو کسی دوسرے وقت الحکم میں انشاء اللہ شایع ہو سکے گا۔

اس خطبہ میں اول آپ نے خطیب یا لیکچرار کے اقسام بیان کئے پھر اسی ضمن میں ان کے مقاصد اور اغراض کی تقسیم کی۔ ازاں بعد یہ ظاہر کیا۔ کہ الحمد شریف قرآن شریف کا متن ہے اور سارا قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی اور صحابہ کرام کے مساعی جمیلہ اس کی تفسیر

اس دعوی کو آپ نے نہایت قابلیت اور لطافت کے ساتھ قرآن شریف کے پہلے چار رکوعوں میں دکھایا۔ یعنی سورۃ فاتحہ کو بطریق مختلفہ دکھایا۔ کہ کس طرح ان کو حالت میں اس کی تفسیر موجود ہے غرض پانچویں رکوع پر پہنچا اس لئے پہلے نسیہ کے طور پر ظاہر کیا۔ کہ انسان کس طرح بعض اوقات منعم علیہ ہو کر مغضوب ہو جاتا ہے یہودی قوم کو تمثیلاً پیش کیا۔ پھر نصاریٰ کے حالات ظاہر کئے بالآخر مسلمانوں کو بتایا۔ کہ تم خیر الامم کہلائے۔ سب سے بڑھ کر تم پر انعام ہوئے۔ لیکن باوجود یکہ تمہیں غیر المغضوب کی دعا سکھائی گئی تھی۔ مگر تم نے اس کی پروا نہ کی۔ مسلمانوں کی حالت موجودہ عملاً۔ علماء اور امراء کے نظارہ سے دکھائی۔ اور بتایا۔ کہ علماء قوم کا دماغ۔ صلحاء قوم کا دل اور امراء اعضاء تھے۔ مگر اب سب میں فساد ہے۔ اس فساد سے ضرورۃ امام پر بحث کی۔ اور پھر امام کے خواص اور صفات کا ذکر کیا۔ اس کی صحبت اور عقد ہمت سے بہرہ مند ہونے کی ہدایت فرمائی۔ قوم کو وحدت کی طرف متوجہ کیا۔ بالآخر قومی ضرورتوں سے آگاہ کیا۔ یہ نہایت مختصر خلاصہ میرے اپنے الفاظ میں اس کا ہے۔ جو حضرت حکیم الامۃ نے پڑھا۔ اس خطبہ کے ضمن میں آپ نے قوم کو قوم بنانے کے اصولوں کی بھی تعلیم کی۔ اور حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے مقاصد اور اغراض کی طرف پورے زور کے ساتھ متوجہ کیا۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء

دو گھنٹہ تک

خطبہ پڑھا

(از الحکم)

عصر جدید کا پُرانا کینہ

کیا کہوں تجکو جو بیدرد و ستمگر نہ کہوں
جس کو دنیا کہے اس بات کو کیونکر نہ کہوں
سنگدل کہنے سے تو آپ بُرا مان گئے
یہ جو کچھ سینہ پہ ہے اسکو بھی پتھر نہ کہوں

آج اکتوبر ۱۹۰۲ء کا عصر جدید میرے سامنے ہے جسمیں نئے مسیحیوں کا طیش عنوان قائم کر کے ہمارے دوست خواجہ غلام الثقلین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی نے پھر کچھ گہرباری کی ہے۔ یہ تو خواجہ صاحب کے کسی درباری بہاٹ نے کان میں پہونچا دیا ہوگا۔ کہ ضعیف مرزائیوں نے آپکے پچھلے مضمون پر کچھ تحقیقات کرنا شروع کی ہوگی۔ ورنہ حقیقتاً اگر ایسا ہوتا۔ تو خواجہ صاحب تو گھی کے چراغ جلاتے کیونکہ جب غلط الزامات میں آپ کا قلم نہیں رکتا تو اصلی واقعات میں کیا خوف دامنگیر تھا۔ ضرور کوئی نہ کوئی تو نمونہ پبلک کے سامنے اس صادق القولی اور راستبازی کا پیش کرتے۔ مضبوط طبیعتوں پر رعب اس قدر غالب ہے کہ وہ ہمیشہ سے خلاف واقعات تحریر کرنے پر جرأت نہیں کرتے اور بغیر تحقیقات قلم اٹھانا گناہ سمجھتے ہیں۔ رہا اول فول بکنا۔ اور دیوانہ وار ہانک لگانا اس کا نام ہو کہ انسان بے سوچے سمجھے چاروں طرف ہاتھ پاؤں مارے اور جو سکھی لڑائی لڑے۔ جیسا نظارہ آپکا قلم عصر جدید میں دکھا رہا ہے۔ اور جسکا اعتراف آپ اس طرح فخریہ کرتے ہیں۔

اس سے پہلے مدرسۃ العلوم۔ انجمن حمایت الاسلام۔ علمائے شیعہ سنی۔ ندوۃ العلماء۔ اور صوفیا پہ ہاتھ اور نکتہ چینی لائے ہی جا چکی ہے۔ سب نے اچھی نصیحتوں کو سنا اور خلاف طبع باتوں پر صبر کیا اب جناب ہی کو حکم قرار دیکر یہ عاجز پوچھتا ہے۔ کہ اس وسیع ہندوستان میں کون ہے جس پر آپ منہ نہیں آئے اور کون ہے جس نے خلاف طبع امور آپکے زبان قلم سے نہیں سنے۔ کیا یہ سب کے سب بد اندیش اور عقل سے خالی ہیں اور کیا آپ کی رائے کو طعنہ زنی کہنا بیجا ہے کیونکہ یہ جو سکھی لڑائی نہیں ہے۔ اگر اسے "دیوانہ وار اول فول" سے تعبیر کیا جاوے۔ تو جناب کی پالیسی کی صحیح تصویر نہ ہوگی؟ میں اس آئینہ کے ذریعہ سے اصل واقعات اور آپکو پبلک کو سامنے پیش کرتا ہوں۔ لہذا ان بیہودہ فقروں کے جوابات دینے سے دست کش ہوتا ہوں۔ جو آپکے تہذیب اور قبلہ کعبہ کی تعلیم کا بہترین نمونہ آپ کی تعلیم علی گڈہ کا خون ناحق اور آپ کی پیشہ وکالت کی عزت اتراتی کا دیوتا ہے۔ آپنے مجھ پر یہ الزام لگائے ہیں۔ کہ میں نے اپنے عریضہ میں دانا آپ کو بچھڑا۔ کمزور دماغ ۔۔۔۔ والاں ۔۔۔ کا ۔۔۔ کہا ہے۔ میں صفائی پیش کرنے ۔۔۔ کی کارستانی اور تہذیب کو ۔۔۔ حقیقتاً آپ ان سے بھی زیادہ سخت

الفاظ ۔۔۔

(۱) سب سے پہلے آپنے خواجہ کمال الدین صاحب کو بغیر ملاقات اور کافی تعارف کے ایک خط کے ذریعہ سے مرزا صاحب کی بابتہ یہ خوشخبری سنائی کہ میں نے دوبارہ الیرکوٹلہ میں بسبیل تذکرہ یہ کہا کہ مرزا جیسا جب ابو اللہ اور ابن اللہ اور بروز محمد میں تو پہر حسنین وعلی (علیہم الصلوٰۃ والسلام) پر ترجیح کا شکوہ عبث ہے۔ مرزا صاحب زندہ عیسےٰ مر گئے حسب مثل انگریزی زندہ حمار مردہ شیر سے بہتر ہے۔ آپ کی رائے میں میں نے درست کہا؟

(۲) پہر اس خط کو آپنے اہل حدیث رسالہ میں شائع کرایا

(۳) آپنے میری اہلیہ کے انتقال پر ایک کارڈ کے ذریعہ سے ہمدردی کے چند لفظ لکھکر مجھے سوال کیا کہ فاضل سیالکوٹی کا گندہ مضمون آپنے دیکھا؟

(۴) آپنے اپنے مضمون لاجواب میں جسکا سرشکن جواب یہ عاجز دیچکا ہے حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مدظلہ پر ذیل کے خطابات کی بوچہاڑ کی ہے۔

ابن اللہ۔ ابو اللہ۔ بابیوں کی کتب کا سارق۔ جال میں پھانسنے والا۔ دنیاداری کا کارخانہ پھیلا کر دہوکا دینے والا۔ انبیاء کی توہین کرنے والا۔ حضرت عیسےٰ ع کی شان میں گستاخ سید الانبیاء کو خاطی۔ غلط فہم۔ کج فہم کہنے والا۔ خدا کی مخالفت کرنے والا۔ قرآن کو انسانی من گھڑت بتانے والا۔ عظمت انبیاء اور دین میں سرنگ لگانے والا۔ انبیاء اور اولیاء کی شان میں بدزبان۔ اعمال ناشائستہ کرنے والا۔ ضعیف الاعتقادوں کو دہوکا دینے والا۔ لامذہب اور ملحد گروہوں کا سرپرست۔ ظالم۔ قوم میں تفرقہ انداز۔ مفسد۔ غلط نمونہ نبی کا۔ ذاتی تعلی اور جلب منفعت کا جال پھیلانیوالا۔ اشتہاری نبی۔ ایمان و زر کو لوٹنے والا۔ بدنیت بھی خواہ قوم۔ سب سے بڑا دشمن اسلام۔ دوسروں کی محنت پر سب سے زیادہ گذر کرنے والا۔ دہوکہ دہی سے جائداد بڑہانے والا۔ نبوت کے دہوکے سے مکان و جائداد کی توسیع کرنے والا۔ مسیحیت کی آڑ میں تحصیل زر کرنے والا۔ گداگر۔ مفتری۔ کاذب۔ جہوٹہا زندہ حمار۔

(۵) مرزا صاحب کے عاجز گروہ کو حضور نے ان مبارک ناموں سے یاد فرمایا ہے۔

تنخواہ یاب تعصب خوانوں کا گروہ۔ مشاہرہ یاب حواری تنخواہ یاب لٹیرے۔ منہ پہٹ۔ بے تمیز حواری۔ بے ادب شاگرد۔ لامذہب ملحد۔ ابلہ۔ ضعیف الاعتقاد۔ انبیاء کی ہتک کے موجب۔ دین کے نام سے اچھی اچھی تنخواہیں وصول کرنیوالے ایک شخص کی تعریف میں خدا اور رسول کو گرد کرنے والے۔ بدنما تاویلات کرنے والے۔ بدنام کن۔ مقدمہ باز۔ مشتعلہ ناسوری ڈہونڈنے والے (مذہب کی آڑ میں) حیلہ رزق کے متلاشی زرکش۔ مذہب کی ہنسی اڑانے والے۔ جال پھیلانے والے خوف خدا تعین قیامت سے معرا۔

(۶) جنابنے ہمارے معتقدات مذہبی کی بابت کس قدر پیارے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ وہ بھی سن لیجئے۔ احیاء موتیٰ مسیح کو شعبدہ بنانا۔ قرآن کے خلاف ابراہیم والے پرندوں کا زندہ ہونا نہ سمجھنا۔ انبیائے سابقین کے معجزوں سے انکار۔ شرمناک تاویلات کرنا۔ خطرناک وتیرہ۔ مسلمانوں کو جال میں پھانسنا۔ ابلہ فریبی۔ مذہب کی آڑ میں لوٹنا۔ نبیوں کی تذلیل اور ہتک کرنا قرآن شریف کی مخالفت۔ سردار انبیاء کو خاطی کج فہم غلط فہم کہنا اپنی تاویلوں سے تصدیق الٰہی کو غلط قرار دینا۔ قرآن کو انسانی گھڑت سمجھنا۔ دین اور عقل کے خلاف چلنا۔ مکاروں کا جال تحصیل زر۔ ذاتی اور شخصی تحریک۔ زرکشی۔ ذاتی تعلی جلب منفعت زخم الاتش سے بھرا ہوا۔ جھوٹوں کی پیروی۔

خواجہ صاحب کیا حضور کی علم لغت میں اس سے زیادہ مہذب الفاظ ابھی باقی ہیں۔ اگر ایسا ہو تو انکو بھی پیش کر دیجئے تا ہم کو معلوم ہو جائے۔ کہ آپکے اندر۔ کون کون سا نہ ہنوز مدمخفی ہے میں سچ کہتا ہوں۔ اور ہر انصاف پسند آپکے اس نمونہ تہذیب کو دیکھکر یہی کہے گا۔ کہ آپ کی تحریر اس درجہ گندی تھی۔ کہ کسی طرح کسی انسان کے التفات کے قابل نہ تھی۔ لیکن چونکہ آپکے نام کے ساتھ ابھی ان پر فساد مواد کا مجمع خیال میں ہی نہ تھا۔ اور بہت سے دہوکہ کہا جاتے۔ اس لئے اس عاجز کو حضور کے چہرہ منور پر سے تہذیب کی نقاب اٹھانی پڑی تا آپ کے مادہ اور خط و خال دنیا کو نظر آجائیں۔ میں نے تو آپ پر احسان کیا کہ یہیں تک پردہ اٹھایا۔ ورنہ آپکے حملہ نے مجھے حق دیدیا تہا۔ کہ میں پوری حفاظت خود اختیاری کرتا۔ اے مہذب خواجہ صاحب۔ ای نابلوں کے صحیح جانشین بننے والے کس طرف ہے۔ وہ آپ کا سینہ پر کینہ میں ہی دیکھوں کہ کوئی رمق بھی ایمان کی باقی ہو۔ تا انصاف کی توقع کی جائے۔ افسوس آپ خواہ مخواہ چار لاکھ انسانوں کی دل آزاری پر عرصہ سے کمربستہ ہیں۔ اور تلوار چلا رہے ہیں۔ پھر اگر جواب دیا جاتا ہے۔ تو آپ کو ہمارے نہ تہذیب کا شکوہ اپنی ۔۔۔ کا اظہار نہیں معلوم ہوتا۔ سے

ہرکہ با فولاد بازو پنجہ کرد ؛ ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

کس قدر انصاف بھری جناب کی تہذیب ہے کہ آپ ہماری شکایت رقم فرما رہے ہیں اور شیطان و طاغوت کے خطابات عطا ہو رہے ہیں۔ مضامین کی طوالت سے آپ کو ضرور صدمہ ہونا چاہیئے تہا۔ کیونکہ جس قدر آپکی مہ سرائی زیادہ ہوگی۔ آپ کی روح میں وجدانی کیفیت پیدا ہوگی۔ ابھی تو آپنے کچھ دیکھا ہی نہیں ہم سے الجہکر تو اور زیادہ نظر دیکھنا بدنصیب ہوگا۔ قرآن شریف میں جس قدر آیات ہیں اور جو نیکوں کے لئے مخصوص ہیں وہ سب آپ ہی کے لئے ہیں۔ کیونکہ آپ سے بہتر کون ان کا عامل اور صحیح مصداق ہو سکتا ہے۔ "حزب اللہ او رہم الغالبون" بھی تو آپ ہی کی شان میں فرمایا ہے۔ اس عزت سے کیوں جی چہپایا جاتا ہے۔ یہ ردا ہے۔ مردانہ بھی اوڑھ لیجئے۔ پھر اگر کوئی

ہجر لکھے تو ہمارا ذمہ۔ آسمانی نشانات جن کا مضمون مندرجہ بدر میں ذکر ہتا وہ تو آپ بخوبی دیکھ چکے۔ کیونکہ جس روز سے آپنے دل میں حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہٗ کے خلاف قلم میں کو ہاتھ میں لینے کا ارادہ کیا تہا۔ آسمان نے آپ کی ذلت کا فتویٰ خود ہی آپ کے ہی طرز تحریر سے اور نمونہ تہذیب سے پبلک کے سامنے پیش کیا۔ اور مالیرکوٹلہ کی ججی سے ۵ ستمبر کو علیحدگی نصیب ہوئی۔ میرا مضمون اگست کا لکھا ہوا تہا۔ مگر چونکہ مجھے قادیان ہی جانا تہا اور اس قدر تاخیر کا گمان بہی نہ تہا جس قدر مجھے کرنا پڑے۔ اس لئے اکتوبر میں جناب کو یہ تحفہ پہنچا۔ سید عبد اللہ شاہ صاحب بیرسٹر اور ولید او جان صاحب پلیڈر اور نیز چند اور گواہ ہیں کہ میں اگست ہی میں یہ مضمون ختم کر چکا تہا جس کے بعد برخاستگی عمل میں آئی۔ اس نشان کو اگر آپ تسلیم نہیں کرتے۔ جانے دیجئے۔ آگے کی خیریت سنئیے۔ ابہی تو طوق مصیبت آپکے گلے ہی میں ہے۔ خدا اس سے ہی نجات بخشے۔ خدا تعالےٰ آپ کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور تازہ داغوں سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔ توبہ کا تو در کہا نہیں بند

خواجہ صاحب کے ایک دوست حاشیہ نشین سید محمد تقی مالیرکوٹلوی نے ہم کو اس مضمون مندرجہ بدر کے بعد ایک خط لکھا تہا جس میں سید صاحب کو نامناسب جوش نے کسیقدر دبایا تہا۔ ایسے خط میں خواجہ صاحب نے بہی ہم کو جج کے طور پر مخاطب سمایا تہا۔ ان دو لوگوں کی ناصحات کے جواب میں نے ۱۱ - اکتوبر کو تحریر کر دئے تھے۔ کیونکہ ۱۰ - اکتوبر کو رخصت سے یہ عاجز واپس ہوا تہا۔ میں ان جوابات کو ہی شایع کرتا ہوں۔ تا پبلک دیکھ لے۔ کہ میں کس خیال کا پابند ہوں۔ اور مجھے کس ضرورت اور مجبوری نے خواجہ صاحب کے خلاف قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے شیعہ دوستوں کی خدمت میں معذرت کی ضرورت نہیں ہے۔ وہو ہذا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کرمفرمائے بندہ سید محمد تقی صاحب۔ آپ کا عنایت نامہ مجھے آج ملا۔ میں نہ مناظر ہوں۔ نہ مباحث۔ نہ میرا طریقہ ہے کہ اخبارات کے ذریعہ سے مذہبی چھیڑ چھاڑ کروں۔ نہ میں جج کے خطوط میں نہ گفتگو میں ایسے معاملات پر رائے زنی پسند کرتا ہوں۔ اس لئے جو کچھ آپنے بہ نظر تحقیق تحریر فرمایا ہے اسے نظرانداز کرتا ہوں۔ میری بابت جس حسن ظن سے کام لیا ہے اس کا مستحق میں بدرجہ اولےٰ آپ کو پاتا ہوں۔ یہ امر آپنے کیوں نظرانداز کیا۔ کہ میرا مضمون مندرجہ بدر خواجہ صاحب کے نہایت ناپاک حملے کے جواب میں تہا۔ کیا درحقیقت آپ انصاف کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے کہ جب کسی شخص کے بزرگوں کو علانیہ شریر کہا جاوے۔ اور اس کی توجہ خاص کے لئے خصوصیت سے اخبار یا رسالہ اس کے پاس بلا طلب بہیجا جائے تو بجز دل شکنی کے اور کیا ہے؟ میرے مضمون سے اگر حقیقتاً کسی کا دل دکہا ہے تو اس کے ذمہ دار خواجہ صاحب ہیں نہ میں۔ میں نے کوئی مضمون خلاف واقعہ نہیں لکہا ہے۔ اور نہ میرا روئے سخن کسی اور کی طرف تہا بجز اپنے حملہ آور کے۔

مجھے تعجب ہے کہ آپ لوگ دوسروں کو کیوں ملزم بناتے ہیں جبکہ خود آپکے ارباب قلم پیشدستی کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب جج کے مضمون کو پڑہکر ذرا انصاف کی نظر سے دیکہئے کہ کس درجہ کذب اور بہتان اور دل آزار الفاظ سے کام لیا ہے۔ اگر دوسروں پر حملہ کرنا روا ہے تو جواب کا تحمل اور بہی زیادہ روا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو کوئی حق نہ تہا۔ کہ مجھے کسی جج کی تحریر میں بغیر کسی سابق تعارف کے اس طرح مخاطب فرماتے۔ گنبد کی صدا کا شکوہ کرنا نادانی ہے اگر میں ہی ایسا ہی کرتا تو مجھے حق تہا۔ لیکن مناسب یہی تہا کہ آپ کو بہی مثل خواجہ صاحب کے پہلے آپکے بے جا اشتعال کی طرف تحمل و صبر سے توجہ دلاؤں۔ ہر قوم کو چاہیئے۔ کہ اپنے افراد کو ایسے امور میں قلم اٹھانے سے روکے۔ جو جواب میں قوم کے لئے دلشکن امور جمع کریں۔ جو کچھ آپ جواباً لکہیں گے۔ دوسروں کو یہ حق دینگا کہ وہ بہی لکہیں۔ اس کی کیا وجہ معقول آپکے پاس ہے کہ آپ دوسروں کا دل دکہائیں اور وہ نہ دکہائیں۔ ؎

آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران ہم مپسند

نوٹ:۔ خواجہ صاحب ۱۱؍ عجب حق ادا کرتے ہیں کہ گہبرا کر خود آپنے اور آپکی قوم نے جج کے خطوط بہیجے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کو جو خط بہیجا ہے۔ آپنے وہ شائع ہو۔ تو قلعی رُعب حق کی کہل جائے (خواجہ صاحب کے خط کا جواب) کسی احمدی نے بہی گہبرا کر جناب کو کوئی خط لکہا۔ اب گہبراہٹ اور اضطراب کس گوشہ میں ہے؟ فاعتبروا۔ خاکسار ذوالفقار علیخان

ڈیئر خواجہ صاحب۔ تسلیم۔ آپ کی اور آپکے دوست کی تحریر کا جواب بہیجتا ہوں۔ مجھے خوشی ہوئی کہ آپ پر مضمون کا وہی اثر پڑا جو میں چاہتا تہا۔ اب غالباً آپ کو دل آزاری کسی کی گوارا نہ ہوگی۔ آپ کو اب کوئی حق انصافانہ باقی نہیں رہا ہے۔ کہ آپ میری تہذیب کے متعلق کچھ رائے زنی فرمائیں میں نے تین بار اس سے قبل آپ کی دل شکن تحریریں دیکہیں اور صبر سے کام لیا۔ اشارۃً میرٹھ میں میں نے آپسے عرض کیا تہا۔ کہ یہ شیوہ آپ نہ اختیار کریں۔ آپ کے صیغہ کے لئے موزون نہیں ہے لیکن افسوس ہے کہ نہ صرف میری جماعت۔ بلکہ خود شیعہ جماعت آپکے الفاظ اور آپ کی تحریر کی شاکی ہے اور آپنے پروا نہ کی۔ ؎

یہاں جگر پر چل گئیں چھریاں کسی بیتاب کے
وہاں خبر بہی نہیں ناز و ادا نے کیا کیا۔

کیا آپنے تہذیب کا نمونہ دکہایا ہے؟ اگر آپکے کانشنس میں کچھ بہی جان باقی رہی ہے۔ تو آپ کو شرمانا چاہیئے۔ کہ آپ نہ اپنے لئے بلکہ جملہ اقوام مسلمانان کے لئے موجب شر بن رہے ہیں آپ دبی ہوئی چنگاریاں ابہارنا چاہتے ہیں۔ اور پہر فتنے جگا رہے ہیں۔ اگر آپ مجھے عصر جدید نہ بہیجتے تو کیا آپ کا دل ٹھنڈا نہ ہوتا۔ آپ نے کس بدسلوکی کے صلہ میں میرے لئے یہ سزا تجویز فرمائی تہی کہ میرے آقائے ولی نعمت کو میرے ہادی و شیخ کو گالیاں دیکر مجھے اور میرے بہائیوں کو گالیاں دیکر مجھ سے داد لیجئے سوچو جان برادر۔ خوب سوچو اور انجام پر نظر کرو۔ مرزا صاحب مدظلہ کا الہام ہے۔

اِنّی مُھِینٌ من اراد اھانتک وانّی مُعِینٌ من اراد اعانتک

اس شوخ کلامی سے تم اور تمہارے ہم مذہب بجز نقصان کے کچھ فائدہ نہیں اٹہا سکتے۔ ناحق قوم میں آتش فساد مشتعل کرنا ہے جسے آپ ستائیں گے۔ وہ ضرور جواب دیگا۔ اور دندان شکن دیگا آئیندہ آپ جرأت کریں گے تو اور بہی تیار ہیں۔ آپ کی ذات خاص کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ دوسروں کی ذات پر حملہ کرنا یہی معنے رکہتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو ہدف تیر ملامت بنایا جائے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

آپ کا نیازمند خیرخواہ ذوالفقار

میں نے دونوں مذکورہ بالا خطوط لکہکر رکھ لئے اور یہی مناسب سمجہا کہ جج کی کتابت اب فضول ہے۔ جبکہ نوبت پبلک اشاعت کی آ چکی۔ لیکن اب بہی چونکہ خواجہ صاحب کو یہی دعوٰی ہے۔ کہ ان کا لچر ریویو نہایت مہذب و دانشمندانہ نکتہ چینی تہی۔ اور اس کا جواب ہی نہیں ملا۔ بلکہ گالیوں کا طومار جواباً پیش ہوا ہے۔ لہذا اس عاجز نے بہی مناسب سمجہا۔ کہ اس بار خواجہ صاحب ہی کے مضمون کا خلاصہ۔ نمونہ تہذیب۔ معیار مالیرکوٹلہ کی سرپرستی کا پہلا اثر حکیمانہ نکتہ چینی اپنے منہ میاں مٹہو میاں مٹہو کی رٹ پہر پبلک کے روبرو پیش کروں۔ اب خواجہ صاحب بتائیں۔ کہ میں نے دو چار چند الفاظ جن کا اظہار آپنے کیا ہے۔ جواباً لکہے تہے۔ وہ زیادہ سخت ہیں۔ یا حضور کا نمونہ تہذیب اعلےٰ درجہ کا ہے۔ مدینہ تہذیب کا بعض۔ یہ پرانا کینہ قبلہ و کعبہ کی تعلیم کا دفینہ اب موجود ہے۔ اگست کا پرچہ کہول لیجئے۔ مقابلہ کر کے دیکہ لیجئے۔ آپ ہی کی تحریر ہے۔ یا یہ بہی تحریف ہے۔ امید ہے کہ خواجہ صاحب شرمائیں گے۔ اور اب اس نمونہ بے تمیزی کو پیش نہ فرمائیں گے۔ ؎

کہنے سے ہمیں کام سنو یا نہ سنو تم
سمجہانے سے مطلب ہے کوئی مانے نہ مانے

خاکسار

ذوالفقار علی خان احمدی گوہر غلام مہدی معہود

۱۷ - نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ مہربانی اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو یہ میرا عریضہ جسمیں میری علیحدگی از ملازمت یتیم خانہ دہلی کا حال درج ہے۔ اخبار بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ تا خاص و عام پر منکشف ہو جائے۔ کہ خادمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کس قسم کے شرعی سلوک مخالفین سلسلہ کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی رگ انتقام کا کن پہلوؤں سے جوش نکالتے ہیں۔ اور کیا نتائج اطاعت خدا اور رسول کی اس سلسلے کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کا مد انتقام کیا ہے۔

راقم ستمبر ۱۹۰۲ء سے انجمن مؤید الاسلام دہلی کے یتیم خانہ کا سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوا تھا۔ اور ۶۔ اگست ۱۹۰۵ء کو بوجہ بیعت امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام جبراً بلا قصور علیحدہ کیا گیا۔ قریباً تین سال کے ملازمت میں جس طرح میں نے اپنے فرائض کو ادا کیا ہے اس کے ثبوت میں رپورٹ مطبوعہ انجمن مؤید الاسلام دہلی بابت ۱۳۲۲ھ موجود ہے۔ اور آخری سارٹیفکیٹ جو ظہر استعفاء راقم مولوی عبد الاحد صاحب مہتمم یتیم خانہ نے تحریر فرمایا ہے جسکا خلاصہ مندرج ذیل ہے۔ شاہد ناطق ہے۔ مجکو ۲ جون ۱۹۰۵ء میں مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی و مہتمم یتیم خانہ نے ذیل کا رقعہ تحریر فرما کر بھیجا۔

مہربان من منشی قاسم علی صاحب۔ السلام علیکم

اتفاق اس امر پر ہو گیا۔ کہ انتظام یتیم خانہ کا ایسے شخص کے ہاتھ میں دینا چاہیئے۔ جو قادیانی ہو۔ اس لئے اس بارہ میں بحث بالکل فضول ہے۔ طول دینے میں بدمزگی پھیلے گی …… آپ اگر مناسب سمجھیں تو اپنا استعفاء لکھکر بھیجدیں

عبد الاحد عفی اللہ عنہ

اس تحریر کے آنے پر واقعہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۰۵ء کو میں نے اپنا استعفا لکھکر پیش کر دیا۔ وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (الجزو ثانی رکوع ۱۱)

ای خدا اے طالبان را رہنما ۔ ای کہ مہر تو حیات روح ما
بر رضائے خویش کن انجام ما ۔ تا بر آید در دو عالم کام ما

بخدمت جناب مہتمم صاحبان یتیم خانہ انجمن مؤید الاسلام دہلی

چونکہ میری برخلاف چند عوام وخواص اہل اسلام دہلی کی جانب سے اراکین انجمن مؤید الاسلام کے پاس یہ شکایت ہوئی ہے۔ کہ "منتظم یتیم خانہ عالیجناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے تعلق بیعت رکھتا ہے اس لئے یتیم خانہ میں رکھنے کے قابل نہیں ہے" یہ بالکل درست ہے کہ میں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب ممدوح کا نہایت ہی ادنیٰ خادم ہوں۔ جو فی نفسہ کوئی جرم نہیں مگر اس کی بنا پر مجکو حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں خود اپنا استعفا داخل کر دوں۔ لہذا بااکراہ تعمیل حکم کے لئے استعفاء پیش کرتا ہوں وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

راقم قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ دہلی بقلم خود ۱۵ جولائی

واقعہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۵ء کو اس استعفاء کی منظوری ہو کر ذیل کا حکم میرے پاس پہنچا۔

مشفقی منشی قاسم علی صاحب۔ السلام علیکم۔ استعفا آپکا سکرٹری انجمن مؤید الاسلام نے منظور کر لیا ہے اور مولوی غلام سبطین کا تقرر امتحانی وعارضی سردست ہو گیا ہے۔ عبد الاحد عفی اللہ عنہ

الحمد للہ کہ اس غلام مسیح الزمان نے راضی بقضاء الٰہی ہو کر ملازمت کو خیرباد کہکر محض خدا کے واسطے یہ قربانی گذار دی خداتعالیٰ رحیم وکریم اپنے فضل عمیم سے اس قربانی کو قبول فرماوے۔ آمین ثم آمین

نیازمند خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی واقعہ ۹ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ

… منشی قاسم علی منتظم یتیم خانہ نے دو سال دس ماہ یتیم خانہ کے عہدہ منتظمی کا کام میرے ماتحت کیا۔ منشی صاحب ایک ہوشیار … شعار مستعد کارکن آدمی ثابت ہوئے اور جہانتک میرا علم ہے میں یہ بھی کہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے فرائض نہایت دیانتداری کو … ادا کرتے رہے۔ انکی تھوڑی سی توجہ سے یتیم خانہ ایسی اچھی حالت پر آگیا۔ جیسا کہ ہونے چاہیئے تھا۔ اگر پوری توجہ اپنی صرف کرتے تو یقین ہے کہ انجمن کے بہت سے کاموں کو فائدہ پہونچاتی مجھے انکی ناگہانی علیحدگی کا افسوس ہے۔

عبد الاحد عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ یہاں لاہور میں اکثر احمدی طلبا مختلف کالجوں میں پڑھتے ہیں اور بوجہ چندہ شام کے ہفتہ وار جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس واسطے ہمنے ایک کلب قائم کیا ہے۔ جس کا نام حسب الحکم حضرت حکیم الامۃ صاحب الاخوان کلب رکھا ہے۔ چونکہ اس کے اجلاس باقاعدہ ہفتہ وار ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کی اطلاع کے لئے مندرجہ ذیل چند سطور تحریر کر کے امید کرتا ہوں کہ ان کو آپ براہ نوازش اپنے اخبار گہربار میں جگہ دیں گے

لاہور کے مختلف کالجوں میں اکثر احباب جو پڑھتے تھے۔ انکی ایک دوسرے سے اخلاص اور محبت تو کجا۔ بسا اوقات تعارف بھی نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ ایک ہی کالج میں پڑھتے ہوئے ایک دوسرے کے احمدی ہونے سے بھی بے خبر تھے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا۔ کہ اس اجنبیت کے پردہ کو اٹھا کر یگانگت اور اخوت کی روح پیدا کیجائے۔ اور ہفتہ بھر میں تساہل اور غفلت جو طبیعت میں واقع ہو گئی ہو۔ اس کو ایک دن جمع ہو کر رفع کریں۔ اور اس اصلی مقصد یعنی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے کوشش کریں اور نیز اپنے دلائل اور خیالات کو ایک بھری مجلس میں سادہ مگر موثر اور بامعنی الفاظ میں ادا کرنا سیکھیں

غرض ان چند مقاصد اور اغراض کو مدنظر رکھکر ہمنے یہ کلب جاری کیا ہے اور صرف ایک آنہ فی ممبر چندہ رکھا ہے۔ جلسہ ہفتہ وار بروز اتوار ٹھیک ۸ بجے شام مسجد گنٹی میں ہوتا ہے۔ سب سے پہلے افتتاح جلسہ قرآن کریم سے کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد دو لیکچر ہوتے ہیں۔ . . . . . . ہر ایک لیکچر کے اختتام پر ممبروں میں سے جو چاہے۔ ۵ منٹ تک اسی مضمون پر بول سکتا ہے۔ اور آخیر میں جلسہ دعا کے بعد برخاست ہو جاتا ہے۔ بعض بعض احباب کے مضمون چونکہ نہایت قابل تعریف ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں اور اپنی اخبار میں درج فرمایا کریں۔ تو میں انشاء اللہ العزیز چیدہ چیدہ مضمون بھیجتا رہوں گا امید ہے۔ کہ آپ ہمارے کلب کے قیام کے لئے اور حصول مدعا کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں گے۔ آخیر میں ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے براہ کرم ہماری کلب کا Patron یعنی مربی ہونا منظور کر کے عہد ہوار چندہ بھی دینا منظور فرمایا ہے۔ امید ہے کہ دیگر احمدی برادران لاہور بھی ہماری مدد فرما کر مستحق ثواب ہوں گے۔ فقط۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار غلام دستگیر احمدی جنرل سکرٹری الاخوان کلب اشرف منزل موچی دروازہ لاہور

مفخر شدہ قادیان از قدومت

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان شریف! ادام ظلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بگرامی خدمت این گذارش عاجزانہ کہ رؤیائے ذیل آپکے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر ممنون منت فرمائیں گے

اے منکر تجلی بنگر ز قادیانی ۔ رؤیاء

بتاریخ ۱۲۔ رمضان المبارک بعد تہجد ادا کرنے کے راقم نے یہ رؤیا دیکھا ہے ایک بڑی خوبصورت عالیشان عمارت ایک خوبصورت باغیچہ میں واقع ہے اور لوگوں کی آمد ورفت بکثرت جاری ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس عمارت میں کیا ہو رہا ہے لوگوں نے کہا آج یہاں رسول خدا احمد مصطفےٰ جمالی رنگ میں نازل ہوئے ہیں اور ہم لوگ انکی بیعت سے مشرف ہونے کے لئے جا رہے ہیں۔ میں بھی اس محل میں داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں ایک عظیم الشان ممبر پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب دست مبارک میں قرآن شریف لئے ہوئے تشریف فرما ہیں اور سیدھی طرف حضرت مولانا

… یکم … ۱۰۰ … اور ایک شخص با آواز بلند یہ بیت پڑھ رہا ہے۔ سہ برہان تو شد جامع اثبات رسالت ہر ذات تو چراغے بہ شبستان ہدایت

… السلام ۔ … احمدی آصف نگر ۔ حیدرآباد دکن

بدر جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہیگا۔

ہمارے گذشتہ اعلان سے جسمین موجودہ مالی تنگی کا ذکر کیا گیا تھا بعض احباب نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ اخبار بند ہوگیا ہے۔ یہ بات صحیح نہیں۔ اخبار بند نہیں ہوا اور نہ اس کے بند کرنیکا ارادہ ہے البتہ اس وقت مالی مشکلات کا بہت سامنا ہے جس سے اُمید واثق ہے۔ کہ اللہ تعالے مخرج کی راہ پیدا کر دے گا۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہش ہے کہ دونوں اخبار جاری رہیں اور ان میں سے کوئی بھی بند نہ ہو۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اتنی بڑی جماعت میں ایک دو اور اخبار ہوں۔ تو ان کا چلنا بھی کوئی بڑی بات نہیں۔ اور فرمایا۔ کہ یہ ہر دو اخبار الحکم و بدر مثل دو بازو ہمارے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے وحی الٰہی اور پیشگوئیوں کی اشاعت بروقت ہو جاتی ہے۔ ان باتوں کو سن کر صاحب پروپرائیٹر نے مجھے لکھا ہے۔ کہ وہ اخبار کو بہر حال مرتے دم تک جاری رکھیں گے۔ اور اس کو بند نہ کریں گے۔ اور وہ رات دن اسی فکر میں سرگردان ہیں۔ کہ اس کے واسطے کافی سرمایہ جمع کر کے بھیجیں۔ اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ اخبار جاری رہے گا۔ اور بند نہ ہوگا۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

سال کا آخر ہوگیا
بقایا دار توجہ کریں

۱۹۰۵ء کا آخر ہوگیا ہے۔ اور بہت سے دوست ایسے ہیں جن کی طرف سے تا حال قیمت اخبار نہیں پہنچی۔ حالانکہ بعض احباب کو بذریعہ خطوط کے یاددہانی بھی کرائی گئی ہے۔ ایسی تھوڑی قیمت والے اخبار میں بار بار یاددہانی کا خرچ ڈاک اور محنت دفتر کی بھی گنجائش نہیں ہوتی۔ جن صاحبان کی طرف اخبار ۱۹۰۵ء اور اس سے قبل کی قیمت اب تک باقی ہے۔ ان کی خدمت میں ۲۹۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ آج ۸۔ دسمبر ہے۔ اور ۲۱ دن پہلے اطلاع کی جاتی ہے جو صاحب وی پی واپس کریں گے۔ ان کا پرچہ آئندہ بند کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اب اس سے زیادہ قیمت کا انتظار کرنا اور اخبار روانہ کرتے رہنا خواہ مخواہ کارخانہ کو ایک حرج دینا ہے۔

بدر کے دو پرچے مطلوب ہیں

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس (۳۱) و چھتیس (۳۶) دفتری کی غلطی سے بعض خریداروں کو دوبارہ چلے گئے ہیں اور بعض کو بالکل نہیں گئے جن صاحبان کو نہیں گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے اور یہاں پرچہ ایک بھی نہیں۔ دوبارہ چھپوائے جائیں تو بہت خرچ اُٹھتا ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہیں۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر کو ارسال کر دیں۔ تاکہ سب دوستوں کے فائل مکمل بنے رہیں۔ منیجر

مولوی برہان الدین صاحب مرحوم

حضرت مولوی برہان الدین صاحب ساکن جہلم جو حضرت کے پرانے خادم ایک عالم باعمل اور متقی شخص تھے اور جماعت جہلم کے امام تھے۔ اس جہان فانی کو چھوڑ کر عالم بقا کو چلے گئے۔ مولوی صاحب موصوف سچے اخلاص اور محبت سے بھرے ہوئے تھے۔ علم مناظرہ اور مباحثہ میں خدا تعالیٰ نے ان کو خاص پر اثر طرز عطا فرمایا تھا۔ زمانہ تصنیف براہین احمدیہ سے وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

مولوی صاحب مرحوم نے ۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو بروز اتوار صبح کے وقت وفات پائی اور شام کو چار بجے کے قریب جہلم میں مدفون ہوئے۔ ان آخری ایام میں آپ قرآن شریف بہت پڑھا کرتے تھے۔ رمضان شریف میں نمازوں میں اس قدر قرآن شریف پڑھتے تھے کہ مقتدی تھک جاتے تھے۔ اور دن کو اور رات کو علیحدگی میں قرآن شریف پڑھتے رہتے تھے۔ آخری دنوں میں دو تین دفعہ بخار ہوا۔ جمعہ اور عید کی نمازوں میں شامل تھے۔ اس رمضان شریف میں اعتکاف بھی بیٹھے تھے۔ اور ایام اعتکاف میں اپنے دو الہام سنائے تھے۔ ایک یہ کہ انّا کفیناک المستھزئین۔ اور دوسرا ایک الہام تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ امام الوقت کے مریدوں کو بھی الہام ہونے لگے ہیں۔ آخر تک قرآن شریف پڑھتے رہے۔ ان کے جنازے میں قریب تین سو آدمی جمع تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت عطا کرے اور جنت میں بلند مقام عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

قبل وفات فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا جو الہام ہے۔ کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ سو ایک شہتیر تو مولوی عبدالکریم صاحب تھے۔ اور دوسرا میں ہوں۔

حضرت کی خدمت میں جب مولوی صاحب کا ذکر آیا تو فرمایا۔ کہ مولوی صاحب ایک صوفی مشرب آدمی تھے۔ اکثر فقرا اور بزرگوں کی خدمت میں جایا کرتے تھے مولوی عبداللہ صاحب کے اُستاد کے پاس بھی ایک مدت تک رہے تھے۔ ان کو ایک قدر کی چاشنی تھی قریباً بائیس برس سے میرے پاس آیا کرتے تھے۔ پہلی دفعہ جب آئے تو میں ہوشیارپور میں تھا۔ اسی جگہ میرے پاس پہنچے۔ ایک سوزش اور جذب ان کے اندر تھا۔ اور ہمارے ساتھ ایک مناسبت رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے ایک دفعہ قرآن شریف پڑھنا شروع کیا تھا۔ مگر صرف چند سطریں پڑھی تھیں۔ ایک صوفیانہ مذاق رکھتے تھے۔ ان کے بیٹے کو چاہیئے کہ تکمیل اور تحصیل علوم دینی کی کرے اور اپنے باپ کی طرح خادم دین بنے اور بہتر ہے۔ کہ اس جگہ آجائے۔ اور علوم دینی حاصل کرے۔

رسید زر

۸ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ حافظ احمد الدین صاحب چک اسکندر عہ
۱۱۔ " " ۔ قدرت اللہ صاحب۔ لاہور ۱۲ار
۱۱۔ " " ۔ انوار حسین خان صاحب شاہ آباد
" " " ۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب دہلی
" " " ۔ سید لعل شاہ صاحب برق پشاور
" " " ۔ نجم الدین احمد صاحب کرھل
" " " ۔ مولا بخش صاحب فرید کوٹ
۱۳۔ " " ۔ مستری محمد دین صاحب سیالکوٹ
۱۳۔ " " ۔ اللہ دتا صاحب نمبردار چک ۱
۱۳۔ " " ۔ سید جلال الدین صاحب افریقہ
۱۴۔ " " ۔ نادر خان صاحب چک ۳۵
۱۶۔ " " ۔ حکیم فضل الدین صاحب بھیرہ
۱۶۔ " " ۔ مسٹر اقبال حسین صاحب کہانچود
۱۶۔ " " ۔ سید فضل شاہ صاحب لاہور
۱۴۔ " " ۔ حمد اللہ خان صاحب مردان
۱۸۔ " " ۔ سید محمد عبد الواحد صاحب برہمن بڑیہ چھل
۱۹۔ " " ۔ سید مظہر علی صاحب سب جج بنگلور
۱۹۔ " " ۔ سید صادق شاہ صاحب ہنڈوانہ
۲۰۔ " " ۔ حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیر آباد
۲۰۔ " " ۔ عزیز الرحمان صاحب منصوری
۲۱۔ " " ۔ اکبر علی صاحب واتہ زیدکا
۲۲۔ " " ۔ غلام علی صاحب مدرس۔ گوجرانوالہ
۲۲۔ " " ۔ ماسٹر شیر محمد صاحب ریکل لاہور
۲۲۔ " " ۔ عبد العزیز خان صاحب معرفت نمبر ۹۵ ۶ کوہاٹ
۲۲۔ " " ۔ مرزا ظہور علی بیگ صاحب شاہجہانپور
۲۵۔ " " ۔ مولوی فضل الدین صاحب خوشاب
۲۶۔ " " ۔ عبد الرزاق بن احمد خان۔ کراچی
۲۶۔ " " ۔ سید حیات علی صاحب۔ داتہ
۲۷۔ " " ۔ بشیر احمد صاحب تحصیلدار۔ ولیایہ
۲۸۔ " " ۔ باغ الدین صاحب نمبردار کھتووالی
۲۸۔ " " ۔ ماسٹر ولی محمد صاحب غوط گڈہ
۳۰۔ " " ۔ عبد الرحمان صاحب احمدی سانده کلاں ضلع جہلم
۳۰۔ " " ۔ منشی عطا اللہ صاحب غوث گڈھ پٹیالہ
۳۰۔ " " ۔ محمد بخش صاحب ٹھیکیدار لائل پور

کشتہ جات واعمال شگفت ولنشست

وتکلیس وعقد وقایم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانون کے ہاتھون سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی ومشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گیر صاحب ہین کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور جڑی بوٹیون کی تلاش مین صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی وقمری وحملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ آخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال فیاضی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ ومعمول نسخے بھی درج فرما دئے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف عہ ہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دہات اور ادیہات وغیرہ وغیرہ کو بسانی کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل وناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین۔ حجم ۴۷ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصول ڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص ومنافع وفضائل واعداد وحروف وآیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک و خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ اب کسی کو امراض داڑھ ودانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا مسوڑے مین درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہون۔ منہ مین سے بدبو آوے دانت مین پس ایکدفعہ لگائی سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کو کافی ہے ۴ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ دوا اسم با مسمے ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دیچکے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال فرما لیئے۔ پھر دیکھئے ہین کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری سے شاکی ہو سکتے ہین یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام جسمون پر کر دیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین ومحمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ۔ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی کر لکھ دیتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ ذائل کر دئے جاتے ہین۔ منیجر

عمدہ۔ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی مستریان

مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ خراس وبیلنہ

بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کیا [illegible] عجیبہ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات وانجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات وتواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدید محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام غلط مضمون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلا جلد ے مجلد ہے۔

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورۃ مین تمام ترجمہ اور مضامین ہے مین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد ۶ مجلد ۷

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن**۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ وپارہ الم** قیمت ۲ر (۷) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۸) **مفتاح القرآن** صرف ونحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک ہفتہ مین یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۳ر (۹) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف ونحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائکلوپیڈیا اردو۔ حقیقت مین علم ڈاکٹری وطب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم التشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عہ مجلد لعہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت لعہ مجلد عہ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہیئت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے۔ پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت عہ

(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمین تمام امراض طبی وجراحی کی تشخیص وتشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ۔ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا نادان دایون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۳ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر سے پراپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔